۱۸؍ فروری ۱۹۱۰ء

# خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہئے۔ اس لئے فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ال عمران:۳۲) یعنی کہہ دے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعواے ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ پھر تم محب کیا' اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اتباع کے لئے آپ کے کچھ حالات' جو قبل از دعویٰ نبوت تھے' وہ ان کی محرم رازبی بی نے بیان کئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں(۱)۔ ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲)۔ محتاج ہو' سائل بن کر جانا پڑے (۳)۔ اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴)۔ ننگ و ناموس پر حملہ کیا جاوے۔ غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے۔

آپ کی بی بی فرماتی ہیں۔ اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ (بخاری کیف کان بدءالوحی)۔ پہلی بات تو تم میں یہ ہے کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا' اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے۔ ماں کے سبب سے بھائیوں سے محبت ہوتی ہے' دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے۔ (۲)۔ وَ تَحمِلُ الْکَلَّ کسی بیچارے کے دکھ کو برداشت کرلیتا ہے۔ کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتا اور اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔ (۳)۔ وَ تَقرِی الضَّیْفَ نووارد کی مہمان نوازی کرتا ہے (۴)۔ وَ تُعِینُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ اور جو ضرورتیں وقتاً فوقتاً قوم و دین کے لئے پیش آئیں تو ان ضرورتوں کے لئے جان مال سے مدد کرتا ہے۔ (۵)۔ وَ تَصْدُقُ الْحَدِیْثَ جو بات منہ سے نکالتا ہے وہ سچ ہوتی ہے۔ افسوس کہ آجکل لوگ معاہدات کا خلاف کرتے ہیں اور جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ (٦)۔ وَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ جو پاک فضیلتیں اور سچائیاں معدوم ہوگئی ہیں ان کو تو از سرنو رواج دیتا ہے۔

مومن کو چاہئے کہ ایسی صحبتوں کو حاصل کرے جن میں بیٹھ کر اس کی اصلاح ہو۔ تم بھی یہ نیکیاں حاصل کرو۔ یاد رکھو کہ ہر ایک نیکی و بدی بمنزلہ بیج کے ہے اور ابتداء میں نیک یا بد کام بہت خفیف ہوتا ہے مگر بڑھتے بڑھتے بڑا عظیم الشان ہو جاتا ہے۔ بدنظری ایک خفیف بات معلوم ہوتی ہے مگر یہی بڑھتے بڑھتے زنا تک پہنچتی ہے۔ پس تم اپنے اعمال کا محاسبہ کرو کہ بدی کو ابتداء میں روکو اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے حاصل کرنے میں بھی دیر نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دیوے۔ آمین۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۸ -- ۲۴ر فروری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆